SBS ریڈیو اسٹیشن کے نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

آسٹریلیا کے ایک سرکاری ریڈیو اسٹیشن SBS کے نمائندہ حضور انور کا انٹرویو لینے کے لئے پہلے سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔

SBS نیشنل لیول کا ایک سرکاری ریڈیو اسٹیشن ہے۔ اس ریڈیو اسٹیشن سے دنیا کی 74 مختلف زبانوں میں پروگرام نشر ہوتے ہیں۔

جرنلسٹ نے حضور انور سے پہلا سوال یہ کیا کہ جماعت احمدیہ کی تاریخ سے متعلق بتائیں کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد کب اور کیسے پڑی۔ اور کیسے یہ تحریک شروع ہوئی؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے لئے آپ کو چودہ سو سال پیچھے جانا پڑے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ یہ ایک اندھیرا زمانہ ہوگا تو پھر چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ ایک مصلح کو مبعوث فرمائے گا۔ ایک ریفارمر آئے گا اور اس کا ٹائٹل مسیح اور مہدی کا ہوگا اور وہ امّت مسلمہ میں سے ہوگا اور قرآن کریم کی تعلیم کو، اسلام کی اصلی اور حقیقی تعلیم کو آگے بڑھائے گا۔ اسلام کی اصلی تعلیم پیش کرے گا۔

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق وہ آنے والا مسیح اور مہدی ان تمام نشانات کے ساتھ آیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے آنے کے متعلق بیان فرمائے تھے۔ اور آپؑ نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنے والے مسیح اور مہدی کی صداقت کے لئے جو نشانات بیان فرمائے تھے ان میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کا اُس کی معین تاریخوں میں گہنایا جانا تھا۔ چنانچہ جب حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کو ہم آنے والا مسیح اور مہدی مانتے ہیں، نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا اور با قاعدہ جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیاد ڈالی تو آپ کے دعویٰ کے بعد 1894ء میں دنیا کے مشرقی حصہ کی طرف رمضان میں سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا اور پھر اگلے سال 1895ء میں دنیا کے مغربی حصہ میں رمضان میں ہی سورج اور چاند کو اس کی معین تاریخوں میں گرہن لگا۔ یہ آپؑ کے دعویٰ کی تصدیق کے لئے ایک خدائی نشان تھا۔

آپؑ نے فرمایا: مَیں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کے آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ اور میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنے ربّ کو پہچانے اور اپنے خدا کی طرف لَوٹے اور بندے دوسرے بندوں کے حقوق ادا کریں۔ پس حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے آپؑ نے جماعت احمدیہ کا قیام کیا۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ 1889ء میں آپؑ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تو پھر آپؑ کی وفات کے بعد کیا طریق اختیار کیا گیا۔ پھر خلیفہ کے انتخاب کے لئے کیا طریق اختیار کیا جاتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: ہماری کوئی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم میں نبوّت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا اور پھر خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی ایک دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ ایک اندھیرا اور تاریک زمانہ ہوگا۔ پھر خلافت علیٰ منہاج النّبوۃ جاری ہوگی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت راشدہ تھی اسی کا تسلسل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جاری ہوا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگوں نے حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب کیا۔ پھر آپؓ کی وفات کے بعد 1914ء میں خلافت ثانیہ کا انتخاب ہوا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ خلیفۃ المسیح الثانی منتخب ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو اُس وقت جماعت کی تعداد ہاف ملین (half million) کے قریب تھی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 204 ممالک میں یہ تعداد کروڑوں میں ہے۔ اب خلیفۃ المسیح کے انتخاب کے لئے باقاعدہ الیکٹورل کالج ہے۔ جس میں جماعت کے اداروں انجمن، تحریک جدید وغیرہ کے عہدیداران ہیں، پھر سینئر مبلغین اور مختلف ممالک کے امراء جماعت اور بعض دیگر لوگ شامل ہیں۔ یہ سب ایک جگہ جمع ہو کر خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔

1982ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات ہوئی تو خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا انتخاب ربوہ میں ہوا تھا۔

1984ء میں جب جنرل ضیاء الحق نے ظالمانہ آرڈیننس نافذ کیا ہے جس کے تحت سخت قوانین بنائے گئے اور اسلامی عقائد کے اظہار پر پابندی لگا دی گئی اور سزائیں مقرر کی گئیں۔ السلام علیکم کہنے پر جیل کی سزا مقرر کی گئی اور جرمانہ اس کے علاوہ مقرر کیا گیا تو ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی کیونکہ آپ بحیثیت خلیفہ اپنے فرائض منصبی نہیں بجا لا سکتے تھے اور نہ جماعت کی رہنمائی کر سکتے تھے۔

2003ء میں لندن میں آپؒ کی وفات ہوئی تو پھر پانچویں خلافت کا انتخاب مسجد فضل لندن میں ہوا۔ ''مسجد فضل'' لندن کی سب سے پرانی مسجد ہے۔ چنانچہ 22/اپریل 2003ء کو اس انتخاب میں مجھے خلیفہ منتخب کیا گیا۔

جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ عوام میں یہ تأثر پایا جاتا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ پیشگوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ہی تھی۔ آپؐ نے خود بیان فرمایا تھا کہ آنے والا مسیح جو میری امّت میں سے آئے گا نبی اللہ ہوگا۔

عام مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ آنے والے مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہ آئیں گے۔ اور مسیح اور مہدی دو علیحدہ علیحدہ وجود ہیں۔ اور مسیح آسمان سے آئے گا اور مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے ہوگا۔ تو یہ دونوں مل کر کام کریں گے تلوار چلائیں گے، صلیبیں توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔

عامۃ المسلمین اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور پرانے نبی کے طور پر آئیں گے اور ان کے آنے سے نبوّت کی مہر نہیں ٹوٹے گی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے تو ان کو بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ پھر جب آئیں گے تو اُسی ''نبی'' کے ٹائٹل کے ساتھ آئیں گے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ نے کسی کو نبی کا ٹائٹل دیا ہو۔ پھر اُس سے چھین لے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کے آنے کے قائل تو عامۃ المسلمین بھی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ آنے والا تو میری امّت میں سے آئے گا۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ اور آپؐ نے اس کی آیت وَ اٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ پڑھی تو ایک صحابی نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو صحابہ کا درجہ تو رکھتے ہیں لیکن ابھی صحابہ میں شامل نہیں ہوئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ آنے والا عرب نہیں ہوگا اور دوسرا یہ کہ وہ امّت مسلمہ میں سے ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا آنا میرا آنا ہوگا۔ یعنی وہ آنے والا میرے طریق پر چلنے والا ہوگا اور میری پیروی کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور مسیح و مہدی آچکے ہیں اور کوئی نئی شریعت لے کر نہیں آئے۔ قرآن کریم کی شریعت کو احسن رنگ میں کھول کر بیان کرنے کے لئے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آ سکتا ہے لیکن وہ غیر تشریعی نبی ہوگا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین ہیں، قرآن کریم آخری کتاب ہے اور اب کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی۔ ہم نبی آخر الزماں خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ آپ کی محبت میں، آپ کی اتباع میں، بغیر کسی نئی شریعت کے نبی آ سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ایک رات مَیں نے اس کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کہ دل و جان اس سے معطّر ہو گیا۔ اُسی رات خواب میں یہ نظارہ دیکھا کہ فرشتے آبِ زلال کی شکل پر نُور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک فرشتے نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجی تھیں۔ ایک مرتبہ الہام ہوا کہ ملاِ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں اور ارادۂ الٰہی احیائے دین کے لئے جوش میں ہے۔ اسی اثناء خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحیِی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا کہ یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعودؑ کو جو یہ مقام ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ملا ہے۔

جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ کیا وحی کا سلسلہ جاری ہے؟ حضور انور نے فرمایا: ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات آج بھی قائم ہیں۔ خدا تعالیٰ کی کسی بھی صفت کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ وہ پہلے بھی کلام کرتا تھا اور اب بھی کرتا ہے۔ لوگوں کو سچی خوابیں آتی ہیں، خدا تعالیٰ آپ کی دعائیں سنتا ہے اور شفا دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ بولتا ہے اور آج بھی

کلام کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحی اور الہامات کا سلسلہ آج بھی جاری ہے اور کوئی اس کو بند نہیں کرسکتا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل دنیا کی حالت قابلِ فکر ہے اور اُس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول چکے ہیں۔ پس چاہیے کہ انسان خدا کی طرف جھکے، خدا کی پہچان کرے اور جو خدا کو بھلائے بیٹھے ہیں وہ توبہ و استغفار کریں۔ انسان، انسان سے محبت کرے اور آپس میں اخوت و محبت کا تعلق قائم کریں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے، جو پرسی کیوشن (Persecution) ہو رہی ہے وہاں جماعت احمدیہ کا مستقبل کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان سب ظلموں اور تکالیف کے باوجود جماعت قائم ہے اور ہر ظلم برداشت کر رہی ہے۔ ظلم کے خلاف اگر قانون مدد کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں۔ باقی وہ لوگ جو یہ ظلم برداشت نہیں کرسکتے وہ پاکستان سے ہجرت کر کے آسٹریلیا اور دوسرے مغربی ممالک میں آ کر آباد ہوئے ہیں۔ یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ پاکستان کا اچھا زرخیز دماغ، ڈاکٹرز، سائنٹسٹس، انجینئرز وغیرہ پاکستان سے باہر نکل رہا ہے۔ اس کا نقصان پاکستان کو ہو رہا ہے۔ ہم احمدیوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا۔ پاکستان کی تعمیر میں ہمارا بڑا کردار ہے۔ قائداعظم نے پاکستان کا پہلا وزیرخارجہ ایک احمدی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کو بنایا۔ آج بچوں کی سکولوں کی کتابوں سے، ان کے نصاب سے آپ کا نام نکال دیا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر بدقسمتی کیا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی وہاں ہیں اور وہاں ہی رہیں گے اور آخر دم تک رہیں گے اور رہتے چلے جائیں گے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان ظلم کرنے والوں کو ہدایت دے۔ سمجھ دے اور وہ ظلم سے باز آ جائیں۔

انٹرویو کا یہ پروگرام ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔